سوال

(123) مسجد کے اردگرد جائے مدفن بنانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے علاقے میں ایک عام دستور یہ ہے کہ جو آدمی مسجد کے لیے زمین دیتا ہے تو مسجد کی تعمیر کے بعد اس سے ملحق زمین کو اپنے خاندان کے لیے مدفن کے طور پر استعمال کرنے لگتا ہے۔ اس لیے اکثر مسجدیں ہمارے یہاں ایسی ہیں جن کے اردگرد قبریں ہیں۔ یہاں تک کہ قبلے کی سمت میں بھی قبریں ہیں تو قبروں کے بیچ ان مسجدوں میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ (حاجی عبدالرحمن السلفی چترال) (۱۵ جنوری ۱۹۹۹ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

موجودہ شکل کو تبدیل کرنا چاہیے۔ جائے مدفن قبرستان ہے نہ کہ مسجد کا قرب وجوار، ایسی مسجد میں نماز پڑھنے سے احتراز کرنا چاہیے۔

نبی ﷺ نے قبروں پر بیٹھنے اوران کی طرف نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (صحیح مسلم، بَابُ النَّہیِ عَنِ الجُلُوسِ عَلَی القَبرِ وَالصَّلَاۃِ عَلَیہِ، رقم: ۹۷۲، سنن ابی داود، بَابٌ فِی کَرَاہِیَۃِ القُعُودِ عَلَی القَبرِ، رقم: ۳۲۲۹)

اورقبروں پر مسجدیں بنانے سے بھی منع فرمایا ہے۔ (سنن الترمذی، بَابُ مَا جَائَ فِی کَرَاہِیَۃِ أَن یَتَّخِذَ عَلَی القَبرِ مَسجِدًا، رقم: ۳۲۰، سنن النسائی، رقم: ۲۰۴۳)

اور صحیحین میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ یہود پر لعنت کرے۔ انھوں نے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ (صحیح البخاری، بَابُ مَا یُکرَہُ مِنَ اتِّخَاذِ المَسَاجِدِ عَلَی القُبُورِ، رقم: ۱۳۳۰، صحیح مسلم، بَابُ النَّہیِ عَن بِنَاءِ المَسَاجِدِ عَلَی القُبُورِ... الخ، رقم: ۵۲۹)

ان احادیث سے معلوم ہواکہ اسلام میں قبر اور مسجد کو جمع کرنے کا تصور مفقود ہے۔ البتہ خصائص کی بناء پر مسجد نبوی کا حکم اس سے مستثنیٰ ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: کتاب تحذیر الساجد۔ مولف علامہ البانی رحمہ اللہ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:170

محدث فتویٰ